نئی ترمیم کے بعد چھٹی بار چھپی

شیخ سنوسی

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام آخر الزماں

کی نسبت مصر۔ بیت المقدس۔ دمشق۔ مدینہ منورہ کے بزرگ مشائخ
کی خبریں۔ شہنشاہ انگلستان کے مسلمان ہونے کی پیشینگوئی۔ اسلام
و اہل اسلام کا نیک انجام۔ آئندہ کے سنسنی خیز انقلابات۔ پُراسرار خواب۔
عربی مشائخوں کے غیبی اشارے۔ ہندوستانی مسلمانوں کا ضروری پروگرام
اور برٹش گورنمنٹ کو ایک ضروری مشورہ دیا گیا ہے

جسکو سیدی و موالئی حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب سنوسی خواہرزادہ حضرت
سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی ممبر حلقہ نظام المشائخ
نے اپنے مشاہدات سفر مصر و شام و حجاز سے بماہ نومبر ۱۹۱۱ع مرتب کیا او
اب بماہ صفر ۱۳۳۳ھ مطابق جنوری ۱۹۱۵ عیسوی چھٹی مرتبہ
خاکسار محمد صادق پیرزادہ درگاہ حضرت محبوب الٰہی کارکن حلقہ المشائخ نے

باہتمام محمد انوار ہاشمی پرنٹر
در مطبع حمیدیہ پریس میرٹھ میں چھپوا کر
درگاہ حلقہ المشائخ دہلی سے شائع کیا

قیمت فی جلد ۴/

شیخ سنوسی کا چھٹا حصہ

یہ رسالہ شیخ سنوسی چھٹی بار چھپتا ہے اسلئے یہ اطلاع اس موقع پر موزوں ہوگی کہ اسکا چھٹا زیر ترتیب ہے۔ پانچ حصوں کی اطلاع تو اس کتاب کے آخر میں درج ہے چھٹے حصہ کی یہ ہے کہ اسمیں دکن کی وہ مشہور پراسرار کتاب تمام وکمال درج کر دی گئی ہے جسکا حصہ تیسرے حصہ فیضان سنوسی اور چوتھے حصہ تین ہیں ایک میں دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عجیب ہے کہ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدوں سے بھی زیادہ دلچسپیاں ہیں۔ لیکن چونکہ اسمیں اکثر باتیں ایسی ہیں جنکا مطلب صاف سمجھ میں نہیں آتا اسواسطے آ اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا صرف کہیں کہیں سے چند سطریں لیکر سنوسی کے تیسرے چوتھے حصہ میں درج کر دی تھیں مگر اب لوگوں کے اشتیاق اور تقاضے سے خیال ساری کتاب شائع کر دینی چاہیے ممکن ہے کہ جو حصے ہماری سمجھ میں نہیں آئے انکو کوئی ا کا بندہ سمجھ لے اور حل کر دے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کے لفظ لفظ میں غیبی اشارات کی جھلک نظر آتی ہے جتنا دنیا میں پیش آرہا ہے وہ بھی اسمیں ہے اور جو آگے جاکر ہونے والا ہے اسکے اشارے اسمیں ہیں۔ غرض کتاب نہیں طلسم انقلابات کی لوح ہے۔

جہانتک میرے فہم نے رسائی دی تشریح وتوضیح کر دی ہے باقی حصے توں نقل کر دیئے ہیں۔

اس کتاب کے علاوہ اور بھی متعدد دلچسپ باتیں اسمیں ہیں جو شیخ سنوسی کے حصوں سے زیادہ خلقت کو مفید ہونگی۔ غالباً اس کتاب کی آٹھ دس آنہ قیمت کیونکہ دکن کی مخفی کتاب ساری کی ساری اسمیں ہے اور دوسرے امور بھی ا وسیع پیمانہ پر درج کئے جارہے ہیں جن ناظرین کو اسکا شوق ہو کارکن حلقہ الم دہلی کو ابھی سے درخواست بھیجدیں۔ حسن نظامی

تحریر مولوی فضل علی

شیخ سنوسی

اور

ممالک اسلامیہ میں ظہور امام مہدی کا انتظار

سلسلہ
اٹلی و ترکی کی لڑائی میں حضرت شیخ سنوسی کا نام نامی باربار آتا ہے انگریزی اخباروں کے نامہ نگار اپنی واقفیت و معلومات کے موافق حضرت شیخ کی نسبت خامہ فرسائی کر رہے ہیں کوئی لکھتا ہے کہ ان کے تیس لاکھ ہتھیار بند مریدین - [illegible] اشارہ کی یہ ہے آن کی آن میں عیسائی حکومتوں کا افریقہ سے نام مٹا دینگے کوئی لکھتا ہے سنوسی تحریک یورپ بالخصوص عیسائیوں کے خلاف ایک زبردست اسلامی تحریک ہے جو اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ یورپ کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی - کیونکہ سنوسیوں نے نئی قسم کے ہتھیاروں کا چلانا خوب سیکھ لیا ہے - اور ان کے پاس آلات حرب و سامان جنگ کا اس قدر ذخیرہ موجود ہے کہ برسوں لڑائی کا سلسلہ قائم رکھ سکتے ہیں [illegible] کے دل میں نیکی آتی ہے تو یہی لکھ دیتا ہے کہ سنوسیوں سے عیسائی دنیا کو خواہ مخواہ ڈرنے کی ضرورت نہیں - وہ عابد و زاہد درویشوں کا ایک گروہ ہے جو گوشہ نشینی کا شیدا ہے - افریقہ کے جنگلوں میں خانقاہیں بنا کر یاد الٰہی میں مصروف رہتا ہے - اسکو ملکی جھگڑوں اور جنگ و جدل سے کچھ سروکار نہیں - الغرض اس قسم کے بیسیوں مضامین شائع ہو رہے ہیں مسلمانان ہندوستان کو جنگ اٹلی و ترکی کی وجہ سے خاص دلچسپی ہے وہ بھی شیخ سنوسی کا اور انکے مریدوں کا ذکر اکثر سنتے ہیں تو شیخ سنوسی کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ وہ کس رنگ میں ہیں [illegible]

ان سے تعلق رکھتے ہین؟ انکے خانقاہ کہان کہان ہیں اور آیا یورپین نامہ نگارون کے
بیان کے موافق اس تحریک کا اثر ہندوستان مین بھی پہنچا ہے یا نہین؟ چنانچہ
حلقہ[1] نظام المشایخ مین متعدد خطوط استفسار کے آئے ہین کیونکہ حضرت شیخ سنوسی
صوفیہ طبقہ سے تعلق رکھتے ہین- لہذا حلقہ کو اُن کی نسبت واقفیت نامہ شائع کرنا چاہیے
تاکہ مسلمان عیسائی مضمون نگارون کی متضاد باتون کو بدلے ایک صحیح اور پختہ نتیجہ
پر پہنچ جائین- اور انکو اصل حقیقت سے اچھی طرح آگاہی ہو جائے۔ مجھکو سفر مصر و شام
وحجاز سے آئے ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا مگر جب سے آیا ہون تندرستی ٹھیک نہین رہتی
اسلیے سنوسیہ کی نسبت وہ ذاتی معلومات جو اس سفر مین حاصل ہوئی تھی آجتک شائع نہ کرسکا
اب بھی کو صحت اس قابل نہین کہ تمام متفرق و منتشر یادداشتون کو جمع کرون- تاہم حضرت
شیخ سنوسی کی مختصر کیفیت قلمبند کیے دیتا ہون تاکہ مسلمان سنوسی تحریک کی حقیقت سے
خبردار ہو جائین اور انکو غیرمسلم مضمون نگارون کا محتاج نہ رہنا پڑے +

اس مضمون مین صرف سنوسیہ طریقہ کے حالات وعقائد پر اکتفا نہین کیا جائیگا
بلکہ اُس عام جنبش و حس کا بھی ذکر ہوگا جو آجکل بلاد اسلامیہ مین پائی جاتی ہے نیز علما
و مشایخ کے اس خیال کو بھی ظاہر کیا جائے گا کہ اب وہ حضرت امام مہدی کے ظہور کو
بہت ہی قریب سمجھتے ہین- نیز اس عام توہم کی تشریح کی جائے گی کہ امام
آخرالزمان دنیا کے امن وامان کو برباد کرنے نہین آئین گے- بلکہ اُن کے
وجود مبارک کا ظہور زمانہ کی تمام فتنہ وفساد اور جسمانی و روحانی خرابیون کو دور کردیگا

مصر کی بیچینی اور پولیٹکل احساس کے قصے مدت سے سنا کرتے تھے- اخبار
اللواء کے ایڈیٹر مصطفےٰ کامل پاشا کی وفات پر تمام اہل مصر کا ماتم کرنا اور لاکھون آدمیونکا
انکے جنازے کے ساتھ ہونا انگریزی و اردو اخبارون نے شائع کرکے لکھا تھا کہ معلوم ہوتا ہے
اہل مصر مین خادمان وطن کی قدردانی کا مادہ پیدا ہوگیا ہے اور وہ بہت جلدی اپنے مقاصد کے حصول

[1] حلقہ یعنی صوفیون کی ایک انجمن کا نام نظام المشایخ ہے

مین کامیاب ہو جائینگے - کیونکہ ایک اخبار نویس کے جنازہ کیساتھ ملک کے ہر طبقے کے افراد کا لاکھون کی تعداد مین جمع ہونا اسبات کی دلیل تھی کہ وہ نئے زمانہ کی ترقی کے اسباب کو خوب سمجھنے لگے ہین - اور اس سمجھ کا مادہ ہر فرد مین سرایت کر گیا ہے -

مین جون ۱۹۱۱ء کو مصر مین داخل ہوا - سر گورسٹ ایجنٹ مصر ان دنون سخت بیمار تھے - اور ملک کی توجہ سیاسی بحث مباحثہ سے ہٹی ہوئی تھی - تاہم باشندگان مصر کے اخباری ذوق شوق کا یہ عالم تھا کہ ٹکسی والے اور ہوٹل کے بھٹیارے بھی اخبار خرید تے تھے اور پولیٹیکل معاملات پر رائے زنی کرتے تھے چونکہ میرا سفر حلقہ نظام المشائخ کی تبلیغ کے لئے تھا - اور چاہتا تھا کہ مصری مشائخ سے ہندی مشائخ کا تعارف کراؤن اسلئے مصر کے شیخ المشائخ شیخ توفیق بکری سے اول ملاقات کی اور انکو بڑا عالم فاضل اور رموز فلسفہ تصوف سے آشنا پایا - حضرت شیخ کا حکومت مین بہت بڑا رسوخ ہے گویا کہ وہ سلطنت کے رکن اعظم ہین - اسلیے انکی گفتگو مین احتیاط کا پہلو غالب تھا - انسے جسقدر باتین اسلامی دنیا کی متعلق ہوئین - اگرچہ وہ حضرت الشیخ کے کمال واقفیت و معلومات کا پتہ دیتی تھین - تاہم وہ بیباکی نہ تھی جو آزاد اور حکومت سے بیغرض مشائخ کے کلام مین دیکھی گئی - شیخ توفیق بکری بہت سی کتابون کے مصنف و مؤلف ہین - یورپ کی کئی زبانون سے واقف ہین مغربی حکمت عملی کو اچھی طرح سمجھتے ہین - اور معلوم ہوتا تھا کہ انکو اہل دین کی اندرونی حرکت کا پورا علم ہے اور چاہتے ہین کہ مسلمانون کے آیندہ زمانہ کی نسبت اپنے قرار دادہ فیصلہ سے کچھ اور زیادہ نہین - کیونکہ اُنھون نے ایک مستقل کتاب مین (جو عنقریب حلقہ کی طرف سے ترجمہ ہوکر شائع ہوگی[1]) اسلام و اہل اسلام کے آیندہ زمانہ پر خیالات کا اظہار کیا ہے اور اقتصادی پہلو سے حالات و واقعات پر بحث کرکے خوشگوار نتائج نکالے ہین - شیخ بار بار چین و جاپان کا ذکر کرتے تھے - اور ایسے پیرایہ مین - گویا انکو جاپانی باشندونسے اپنا کوئی مقصد نکالنا ہے -

مین شیخ کی نازک پوزیشن سے واقف تھا - مجھکو بتا دیا گیا تھا کہ مصر مین یہ زمانہ پھونک پھونک

[1] اسلام کے انجام کے نام سے شائع ہوگی - قیمت ۸ ہے - کارکن حلقہ المشائخ

کر قدم بڑھنے کا ہی۔ مصری اکابر اور امرا و حکام کسی سیاسی مسئلہ پر آزادی سے اُنکی تعت گفتگو
کرسکتے ہین جبکہ انکو مخاطب پر پورا اطمینان ہوجائے۔ اور انہین بعض ایسے ہین کہ اپنا
عندیہ کسی پر ظاہر کرنا نہین چاہتے۔ اسیلئے مین ایسے مسائل کو زیر بحث نہ لاون جن کے
جواب دینے مین کسیکو تامل ہو۔ مگر یہ لوگون کی غلط فہمی تھی۔ میرا صرف ایک ہی مقصد تھا کہ مشائخ
صوفیہ کے ظاہری و باطنی بہبودی کے ذرائع تلاش کرون۔ ملکی قصون اور پولٹیکل جھگڑون سے
مجھے سروکار نہ تھا۔ اسیلئے مین نے حضرت شیخ توفیق بکری شیخ المشائخ مصر سے بھی کسی دوسرے
مسئلہ مین گفتگو نہین کی۔ تاہم مین دیکھتا تھا کہ وہ درویشی کے آیندہ زمانہ کی نسبت ایک گہری
فکر مین ہین اور قرون اولیٰ کے مشائخ کے قدمون پر اس عہد جدید کے مشائخ کو چلانا چاہتے ہین۔ انکی
گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ اُنھون نے مشائخ صوفیہ کی اندرونی طاقتون کا مغربی آنکھ اور مغربی
شعاع سے مطالعہ کیا ہی۔ اور مغربی ہی طریق سے اُنکے شیرازہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین۔ اگرچہ وہ تعلقات
سلطنت کے سبب بچا بچا کر باتین کرتے تھے۔ لیکن مخاطب کو نتیجہ نکالنے مین کچھ دقت نہوتی تھی جو یہ تھا
"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے موافق اسلام کی بہتری کا زمانہ قریب آگیا
پستی و افسردگی کا دور ختم ہوا۔ اور زمانہ اب اہل اسلام کے ہر طبقہ مین حرکت پیدا کر رہا ہے
اس گروہ کو بھی ہاتھ پاؤن ہلانے چاہئین جسکو اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کی پیشوائی کا
منصب عطا فرمایا ہی مشائخ طریقت کو مسلمین کا دایان ہاتھ بننا چاہیئے"

حضرت شیخ توفیق بکری کے بعد متعدد مشائخ صوفیہ سے ملاقاتین ہوئین اور ان سب
کو اسی خیال مین سرشار دیکھا گیا کہ دنیا کا یہ دور قریب الختم ہے۔
"قیامت کی منزل نزدیک آگئی ہے۔ اور مسلمانون کا پہلو دوسرا شاندار
رنگ بدلنے والا ہے۔"

اہل مصر ہم مسلمانان ہند سے زیادہ یورپ کی رفتار زندگی اور حکمت عملی کو سمجھتے ہین
اور ہم سے بڑھکر مسلمانون کی عام پستی و افسردگی کا علاج ڈھونڈھ رہے ہین اسواسطے افریقہ کی

سنوسی تحریک

کا نشو و نما کچھ تعجب خیز نہین - انقلاب ایام کے اقتضا نے افریقہ والونکو اپنی حالت سنبھالنے پر خود بخود متوجہ کر دیا ہے - وہ اہل ہند کی طرح متعصب نہین ہین عیسائی اور یہودیون کیساتھ کھانے پینے مین اُنہین کچھ باک نہین - مغربی علوم کی دلدادگی مین ہم سے آگے ہین اُنکے جذبات ترقی سائنس کی ایجادون کو دیکھکر اُبلے پڑتے ہین - مگر اس کے ساتھ ہی مغربی تمدن کے ناگوار اور خلاف مذہب اثرات کے دل سے دشمن ہین جب وہ دیکھتے ہین کہ قاہرہ کے بازارون مین کھلم کھلا مسلمان شراب پیتے ہین - اُنکی عورتین پردہ سے آزاد ہوتی جاتی ہین تو وہ اسکا الزام مغربی تمدن پر لگاتے ہین - اور انہین واقعات سے اُنکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشینگوئی یاد آتی ہے کہ قیامت کے قریب علانیہ شراب پی جائیگی - اور بے شرمی بیحیائی کو عیب سمجھا جائیگا - اسی پیشینگوئی کی صداقت کے یقین سے اُنکا اس نتیجہ پر پہنچنا بالکل حق بجانب ہے کہ ان خرابیون کو دور کرنے والا -

امام آخر الزمان

ہے - امام آخر الزمان یعنی حضرت امام مہدی کا ظہور اُن کے عقیدہ مین بہت جلدی ہونیوالا ہے وہ کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی دنیا کی تمام تاریکیون کو دور کرنیوالے ہین - دنیا نے مادی حالتمین خوب روشنی پھیلائی ہے - مگر روحانی اور باطنی عالم مین اندھیرا چھایا ہوا ہے جو دن بدن ترقی کرتا جاتا ہے حضرت امام اس ظلمت کو دور بنانے دنیا مین آتے ہین - لیکن وہ بھی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک بشر ہین - اُنکے بھی سب کام آدمیون کے مثل اسباب ذرائع کے ماتحت ہونگے - یہ نہوگا کہ ایک پھونک مار کر سب تاریکیونکو دور کر دین - لہذا ہمکو اُنکی اعانت کے لیے تیار ہونا چاہیے - اور وہ تیاری یہ ہے کہ اپنی حالتون کو درست کرین سچے اور راستباز مسلمانون کا نمونہ بنین نئی روشنی کے علوم حاصل کرین اور سوچین کہ کن اسباب سے مسلمان نئی روشنی کی برائیون سے محفوظ ہو سکتے ہین ! +

مصر مین شیخ سنوسی کی نسبت کچھ زیادہ چرچا نہین ہی تاہم وہان یہ خیال عام طور پر
پھیلا ہوا ہے کہ وسط افریقہ مین اسلام نے اپنی قدیمی وضع اختیار کر لی ہی - تیرہ سو برس
پہلے جو تعلیم حجاز کے کوہستان مین دیگئی تھی - سو وہ افریقہ کے سیاہ سنگ یکا رکو ہ مین اپنی
اصلی آواز سے بولتی ہوئی سنائی دیتی ہی - سوڈانی مہدی کا خاتمہ ہوگیا - اسکی نسبت متعلقین
اور حلقہ بگوش داعی بھی منتشر ہو گئے - لیکن سوڈان کے اندرونی حصون مین مہدی
جیسی طاقت کے سیکڑون آدمی موجود ہین - انگریزی گورنمنٹ نے سوڈان فتح کرکے
خرطوم مین ایک کالج افریقی قبائل کو تعلیم دینے اور اُنکے توحش کو دور کرنیکے لیئے کھولا ہی - یہ بہت کامیابی
سے چل رہا ہی - مہدی صاحب کا بیٹا بھی اسمین پڑھتا ہے - لیکن مصری علما و مشایخ کو یقین ہے
کہ قاہرہ کیطرح سوڈان مین نئی تہذیب کو فروغ نہ ہو سکیگا - کیونکہ اُنکے نزدیک سوڈان اور اُسکے
اطراف مین کل افریقہ ایک ایسے تحریک سے متاثر ہو رہا ہی جو نئی روشنی کے اقتدار مین نہین آسکتی
میرے نزدیک مصریونکا یہ خیال پایۂ اعتبار سے ساقط ہی - نئی روشنی ایسی چیز نہین ہے
جو کسی کوشش سے مغلوب ہو سکے - نئی روشنی جس کا نام ہے وہ مادی مشاہدات اور تسخیر
کے کمالات اور عقل کو مبہوت کرنیوالی ایجادات کا مجموعہ ہی - ناممکن ہے کہ کوئی انسان جس مین
ذرہ بھر بھی فہم و ادراک ہو - نئی روشنی کے اثر سے محفوظ رہ سکے - اسکے علاوہ اسلام پر اگر منصفانہ
غور کرکے دیکھا جائے تو نئی روشنی کے اسباب سوائے چند مخصوص چیزون کے اسلامی تعلیم سے
علیحدہ نہین ہین - اور انکا اختیار کرنا کچھ گناہ نہین ہے - سنوسی تحریک کے علاوہ مصر اور
سوڈان اور اُن کے اطراف مین اور جسقدر تحریکین اسلام اور اہل اسلام کی بہتری کیلئے کام
کر رہی ہین وہ بھی نئی تہذیب کی ایسی مخالف نہین ہین جیسا اُنکو سمجھا جاتا ہی - سوڈان کے
قدیمی بادشاہ زبیر پاشا کے ہان حلوان علاقہ مصر مین جب مین مہمان تھا تو ایک سوڈانی شیخ
سے اسی مسئلہ پر دو گھنٹہ گفتگو ہوئی تھی - شیخ اگرچہ پرانے خیال کے بزرگ تھے جامع ازہر کی
تعلیم پر اُنکی معلومات کا خاتمہ تھا - تاہم عجب اسبات کا ذکر آیا کہ اہل مغرب مسلمانون خصوصاً افریقی مسلمانون

کو وحشی سمجھتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ لوگ نئی تہذیب وشایستگی کی اہلیت نہین رکھتے تو شیخ
نے نہایت سنجیدگی سے فرمایا کہ اہل مغرب کا یہ خیال غلط ہے - ہم لوگ نئی تہذیب کی خوبیون
کو اچھی طرح سمجھتے ہین - اور اوسکو اوس حد تک اختیار کرنے پر آمادہ ہین جہانتک کہ اسلامی تہذیب کا
رنگ قائم رہے - اگرچہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خود اسلام نئی روشنی کا عکس اور مخالف ہے لیکن ہم
اوسکو ہرگز نہین مانتے - اسلام نئی روشنی کے بالکل مطابق ہے - لیکن وہ سچی مساوات سچی پاکیزگی
اور صفائی سچی ہمدردی اور رحم دلی کی تعلیم دیتا ہے - اہل مغرب کیطرح فرضی اور غرضمند انہ
ہمدردی اور منافقانہ زندگی سے اسکو عار ہے - آپ دیکھیے گا کہ ہم لوگ عنقریب اپنے حالات
کی کایا پلٹ کے اصلی تہذیب کا نمونہ بنکر اہل مغرب کو دکھا دینگے کہ وحشی اور ناقابل انسان ایسے
ہوتے ہین - ہمپر شک وشبہ کے بہتان باندھے جاتے ہین کہ ہم سفید رنگ قومون کو زیر و
زبر کرنیکی فکر مین لگے ہوئے ہین - لیکن اگر سفید قومون کو معلوم ہوتا کہ ہمارا مذہب
ہمکو فتنہ وفساد سے روکتا ہے - اور خواہ مخواہ اپنے ہمجنس انسانون کی آزادی سے تاکید اً
منع کرتا ہے تو وہ کبھی ایسی بات زبان سے نہ نکالتے عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ
حضرت مہدی موعود اسلام کی اصلی شان نمایان کرنیکے لیے ظاہر ہون - اسوقت دنیا
دیکھ لیگی کہ ہم سفاک وحشی ناقابل جانور ہین یا مہذب شایستہ آدمی +

بیت المقدس مین ایکدن خاص حرم کے اندر ایک بخاری بزرگ سے ملاقات ہوئی
یہ حضرت بڑے جہاندیدہ اور صاحب فہم وفراست معلوم ہوتے تھے عرصہ دراز سے مدینہ شریف
مین اقامت اختیار کر لی ہے جب مین نے روسی طریق حکمرانی کی نسبت سوالات کیے تو
بخاری صاحب نے عجیب موثر الفاظ مین تقریر کی اور فرمایا ہم لوگ حکمرانونکو نہین دیکھا
کرتے کہ وہ اچھے ہین یا برے بلکہ خود اپنی حالت پر غور کرتے ہین کہ آیا ہم مین وہ اہلیت ہے
یا نہین جسکے سبب خدا تعالیٰ ہمکو عادل اور رحمدل بادشاہ عنایت کرے - کیونکہ اسکا وعدہ ہے
کہ ہم بندونکے اعمال پرحکام کا تقرر منحصر رکھ - اور فرمایا جسنے ہوا اپنا گھر چھوڑکر مدینہ شریف کی

اقامت اختیار کی ہو اسکا سبب یہی ہے کہ مجکو اُس طاقت لدنی کے ظہور کا انتظار ہو جو ہم سبکو اپنی پاکیزہ روحانیت سے صاف وشستہ کرے - اور ہماری بکھرے ہوئی شیرازہ کو ایکبار کر دے پہلے آئے - مدینہ منورہ مین ایک تکیہ قیش بیگی ہے - تم وہان جاؤ تو متولی تکیہ سے مقسوم بخاری نام ایک کتاب مانگنا اور دیکھنا کہ اوسمین کیا لکھا ہو - اگرچہ متولی صاحب انکار کرینگے اور انکو دکھانے مین تامل ہوگا - لیکن جب میرا نام لوگے تو دیدینگے - مینے کہا - آپنے تو اُسکو دیکھا ہوگا خود ہی فرما دیجئے کہ آخر اسمین ایسی کیا خاص بات ہو فرمایا مقسوم بخاری مین علاوہ چند خاص یادداشتون کے ایک یادداشت یہ ہو کہ چودہوین صدی کی دوسری ثلث مین

حضرت امام مہدی کا ظہور ہوگا - اُنکے ظہور سے عیسائیون کی وہ حکومت جو سب سے زیادہ مسلمانون پر حاکم ہوگی اسلام اختیار کریگی - اور سب سے پہلا شخص جو حضرت امام کے دست مقدس کو مکہ کے پہاڑ کے نیچے بوسہ دے گا - وہ اوس نومسلم بادشاہ کا ایلچی ہوگا - مجکو اس خبر سے عجیب حیرت ہوئی - اور سوال کیا کہ میرے خیال کیموافق انگریزون کی حکومت مین مسلمان ساری دنیا سے زیادہ آباد مین - تو کیا

انگریزی تاج اسلام قبول کریگا؟

یہ بات عقل مین نہین آتی - آثار وقرائن بھی کچھ نہین - اگر شاہ انگلستان مسلمان ہوجائے تو از روئے قوانین پارلیمنٹ وہ مستحق تخت نہین رہتا - اسکے علاوہ انگلستان مین بادشاہ کی شخصیت ایسی با اثر نہین ہو کہ اُسکے مسلمان ہونے سے قوم کی قوم مسلمان ہوجائے - یہ سنکر بخاری بزرگ نے تبسم کیا اور فرمایا کہ کچھ تعجب نکرو یہ باتین عقل مین آنیکے قابل نہین ہین - ہلاکو خان نے جب بغداد فتح کرلیا اور مسلمانون کو مایہ ناز افراد کو ذبح کر ڈالا تو کون کہہ سکتا اور کس کی عقل مین بات گزر سکتی تھی کہ یہ سلطنت اسلام کی مفتوح ہونیوالی ہے - اور شاہ انگلستان کا زمانہ اسلام تو بہت قریب آگیا ہو - یہ اسلامی فطرت ابتدای مقرر ہو کر خاتمہ اقوام غیر کے مسخ ہونے

بخاری صاحب کے اس امر سے مجکو بھی خیال آیا کہ میری سفر سے پہلے ایک مجذوب بزرگ نامی
دوارا چھوتا نکے رہنے والے دہلی مین تشریف لائے تھے اور مجکو ساتھ لیکر تمام مزارات
بزرگان دین پر یہ دعا کرتے پھرتے تھے کہ شاہ جارج مسلمان ہوجائین ہاگرچہ مجکو اور بابو
حبیب اللہ خانصاحب ٹھیکیدار کیمپ چاندنی محل کو جو انکے ہمراہ تھے مستان شاہ صاحب کی اس دعا سے تعجب ہوتا تھا
مگر مستان شاہ صاحب کی زبان پر ہر وقت یہی جملہ تھا کہ شاہ جارج مسلمان ہوجائین۔
تو کیا عجب ہے کہ قدرت اپنا کوئی نیا کرشمہ دکہائے اور انگریزونکی حکمران پارٹی اسلام قبول کرے
عقلی طور پر غور کیا جائے تو بخاری صاحب اور مستان شاہ صاحب کے یہ خیالات محض ایک
مجذوبہ ہین۔ انگریزی قوم کا افرادی حیثیت سے مسلمان ہوجانا ممکن ہے۔ مگر بحیثیت بادشاہی کے
مذہب اسلام قبول کرنا قیاس مین نہین آتا۔ البتہ یہ امر ذرا دلکو لگتا ہے کہ مقسوم بخاریکی پیشگوئی
کا یہ مطلب ہو کہ انگریزی قوم مجموعی طور پر اپنی مسلمان رعایا کی دلجوئی و پاسداری مسلمان
بادشاہون کی مثل بلکہ اُس سے بھی زیادہ کرنے لگے اور وہ امام آخر الزمان کی ایسی دوست
بنجائے کہ سب سے پہلے اُسی کا ایلچی حضرت امام کے دست حق پرست کو بوسہ دے
دمشق مین حضرت امام نووی محدث کی مدرسہ مین ایک بزرگ حضرت مولانا بدرالدین نامی
ہین آپ تمام ملک شام مین ممتاز محدث اور زبردست فاضل ہونیکے علاوہ صاحب کشف
و کرامات اور غیبی خبرین دینے والے مانے جاتے ہین میری انکی عجیب پیرایہ سے ملاقات ہوئی
خانقاہ کے حجرہ مین بیٹھے ہوئے تھے چارونطرف کتابون کا ڈھیر تھا۔ سامنے مولوی محمد یحییٰ
صاحب خادم خاص بیٹھے تھے۔ حضرت نے مجکو بھی ایک پہلو مین بٹھالیا اور الٹی سیدھی
سے باتین شروع کین کہ خطاب مجھسے کرتے اور دیکھتے اپنے خادم کی طرف۔ اور خادم صاحب
انہین الفاظ کو دوبارہ مجھسے نقل کرتے جاتے تھے۔ حضرت کی اس عجیب و غریب وضع نے
مجکو بہت متعجب کیا۔ اس کے بعد جب سلسلہ کلام جاری ہوا تو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی
کیونکہ حضرت نے زمانہ آیندہ کی نسبت ایسی خبرین ارشاد فرمائین جنکا ماحصل یہ تھا کہ قیامت

قریب آگئی بہشت بھی آراستہ ہوگئی۔ دوزخ بھی بھڑکائی جاچکی۔ دنیا پر تاریکی نے اس سری اس سرے تک قبضہ کرلیا۔ آفتاب سالت کا منرخ کعبہ کی امیدون مین جلوہ افروز ہوا چاہتا ہی۔ ای ہندوستان والو۔ تمہاری آنکھہ کھلی یا نہین کھلی۔ نیند بھری یا نہین بھری سیچکے اٹھو۔ دنیا اب پردہ عدم مین جانیکو تیار ہی جو کچھہ کرنا ہی آج ہی کرلو۔ کیا تم اسیواسطے آئے ہو کہ میرا پیام اہل ہند کو پہنچاو۔ کیا ہندوستان والے ایک دمشقی کی پیغام کا یقین کرلینگے

مین نے حضرت مولانا کی اس مجذوبانہ تقریر کے جواب مین عرض کیا۔ آپکے ان کلمات سے پہلی کچھہ پہلے نہین بلکہ تیرہ سو برس پہلی قرآن شریف نے بھی یہی فرمایا تھا کہ قیامت قریب آگئی مگر آجتک اُس قرب کی منزلین مقام بعد مین مستور ہین۔ ہنسکر بولے جسدن کا شمار پچاس ہزار برس کا ہو اُسکے قرب کی مسافت مین تیرہ سو برس گذر جائین تو کچھہ عجب نہین مگر یقین مانو کہ اب ہم منتظر وقت کی کنارہ پر آگئے ہین۔ کیا مین ہندوستان جاسکتا ہون مینے عرض کیا بسروچشم ہندوستان آپ جیسی حضرات کے فیضان صحبت کا ازبس محتاج و مشتاق ہی۔ اسکے بعد حضرت نے اپنی سلسلہ علوم ظاہری و باطنی کی تحریری سند عنایت فرماکے مجکو رخصت کیا مصر اور بیت المقدس کے بعد یہ تیسری شہادت تھی جو ظہور امام آخر الزمان کی نسبت سُنی گئی۔

دمشق سی مدینہ منورہ جاتی ہوی ریل مین ایک مصری بزرگ کا ساتھہ ہوا جنکا نام نامی شیخ عبد الفتاح تھا چھبیس سالہ نوجوان ہین اور مصر کے ایک لکھہ پتی امیر کبیر کے لڑکے ہین قرآن شریف کی حافظ ہین اصول دین سی خوب ماہر ہین اور مصر کے امیر زادونکی مثل انگریزی اور فرانسیسی بھی پڑھی ہے لیکن تھوڑی عرصے سے خود بخود انقلاب ہوا کہ پتلون کوٹ اُتار کر جو مصری امرا کا لازمی لباس ہوگیا ہے ٹاٹ کا موٹا کرتہ پہننی لگے ہین جسکا گریبان چاک رہتا ہی۔ ہر وقت اللہ ہو کے نعرے مارتے اور آنسو بہاتے رہتے ہین گوری چٹی چینی کی سی صورت بڑی بڑی خوبصورت آنکھہ ہین مگر ہر وقت آنسوؤن سی عجب اثر دار صورت ہو گئی ہے۔ مجاور ریلوے کی گاڑیان ان مقرینہ سی بنائی گئی ہین کہ گاڑی کی

گاڑی سے لیکر انجن تک جانے آنے کا راستہ موجود ہی اسلیئے مین اکثر اوقات حضرت شیخ
کی خدمت مین حاضر ہوتا رہتا تھا چھ رات دن بڑے لطف کی کٹے۔ اگرچہ ریل دمشق سے
مدینہ منورہ تک تین روز مین پہنچ جاتی ہو لیکن میرے سفر کے وقت ایک حادثہ کے
سبب گاڑی لیٹ پہنچی تھی شیخ عبدالفتاح ایک شمع تھی جنکے گرد ہم سب مسافر پروانون کی
طرح گھرے رہتے تھے۔ اور شیخ کے فلسفیانہ سوز وگداز سے لبریز نکات سنتے رہتے
تھے۔ ایکدن مینے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ مصر کا انجام کیا ہونا ہے۔ مینے اہل مصر کی
معاشرت کو بہت ہی زبونی مین دیکھا۔ مسلمان علانیہ بازارونمین شراب پیتے ہین سب
ڈاڑھیان منڈواتے ہین۔ عورتین بے حجابانہ بازارونمین پھرتی ہین۔ اگر یہی کیفیت
ترقی کرتی رہی تو اسلامی غیرت وحمیت کا بالکل خاتمہ ہوجائیگا۔ یہ سنکر حضرت شیخ جھکی اور
میرے کان مین چند لفظ فرمائی جنکو مین ظاہر نہین کرسکتا۔ لیکن انکا اثر آجتک اپنے دلمین
پاتا ہون اور ایمان رکھتا ہون کہ جو کچھ انھون نے فرمایا انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ مدینہ
شریف پہنچکر عجیب عالم دیکھا۔ سیکڑون علماء ومشائخ کا جمگھٹا ہر وقت حرم کی اندر لگا رہتا ہی ہر بزرگ
کے معتقدونکا جداگانہ حلقہ ہوتا تھا۔ مگر شیخ عبدالفتاح کی سی بات کسیکو نصیب تھی اس
ٹاٹ کے کرتہ والے نوجوان درویش کا یہ اثر تھا کہ ادنی اور اعلی چھوٹا اور بڑا انکی دست بوسی
ودامن بوسی کیلئے گرا پڑتا تھا۔ خدام حرم شریف کی آنکھون کے لاکھون آدمی گزرتے ہین
وہ کسی طرف عقیدت مندانہ نظر ڈالنے کے عادی نہین ہین۔ مگر شیخ عبدالفتاح پر یہ سب
وشیدا تھے بیچارا شیخ خلقت کی شبانہ روز یورش سے گھبرا گھبرا جاتا تھا۔ ایکدن خواجہ سراؤن
کے چبوترہ پر جو روضہ مبارک کے پہلو مین واقع ہی حضرت شیخ تشریف فرما تھی۔ آدمی بھیجکر
مجکو طلب فرمایا۔ اور پاس بٹھا کر ارشاد کیا۔ جانتے ہو۔ اس روضہ کے اندر کون ہی یہ کہا
مزار اقدس کی طرف اشارہ کرکے آنکھونمین آنسو بھر لائے اس سوال سے میری یہ نوبت
ہوگئی کہ کلیجہ منہ کو آنے لگا اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی شیخ نے تھوڑا سا پانی پلایا اور

جھک کر وہی الفاظ میرے کان میں کہے جو ذیل میں فرمائے تھے کسی شخص نے جو غالباً الجزائر یا تونس
کا تھا عرض کیا کہ مسلمان چاروں طرف سے گھر گئے دشمنوں نے ہم سب کو زیر کرنے پر کمر باندھی
ہے۔ دعا کیجئے کہ انجام بخیر ہو۔ یہ سنکر شیخ جوش میں آگئے اور زور سے کہا کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
سب حاضرین نے تکبیر کہی اس کے بعد فرمایا اسی میں موت ہے اور اسی میں حیات
پھر کہو۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسی سے نجات ہے یہی ہمارا پہلا لفظ ہے۔ یہی ہمارا آخری لفظ
ہوگا۔ اسی کے سہارے ہم دنیا میں آئے اور دنیا ہم میں آئی۔ اسی کے بل پر ہم آجتک
قائم ہیں اور اسی کے زور سے ہم سب لیٹنے والوں اور بیٹھنے والونکو از سر نو قائم کرینگے پھر کہو
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ حضرت شیخ عبدالفتاح کا سن مجھسے بہت کم تھا
لیکن باعتبار علم وعقل وباعتبار عرفان لدنی وہ ہزار برس کے معلوم ہوتے تھے۔ بعض دفعہ
ایسے ذو معنی اور پُر اسرار فقرے بول جاتے کہ اچھے سے اچھا سمجھدار چکرا جائے۔ ایکدن
ارشاد فرمایا۔ ہمکو ہندوستان کا چھپا ہوا قرآن شریف پسند ہے اور ہم اُن ترجمونکو بھی دوست
رکھتے ہیں جو ہندوستانی زبان میں کیے گئے ہیں۔ مینے عرض کیا میرے پاس ایک حمائل شریف ہے
جسمیں دہلی کے ایک بڑے عالم مولوی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ شامل ہے۔ حکم ہو تو پیش
کروں۔ فرمایا لے آؤ۔ حمائل شریف کو دیکھکر بہت مسکرائے اور ارشاد کیا۔ الفاظ قرآنی کی
برکت سے ہندی زبان کو قرآن میں شرکت کا فخر حاصل ہو گیا۔ حروف قرآنی نے حروف اُردو
کو آغوش شفقت میں لے رکھا ہے۔ دیکھو میں تم سے ایک بات کہتا ہوں ہندوستان جاکر
ایک اچھا قرآن مجکو بھیجدینا۔ مینے عرض کیا۔ مصر روانہ کیا جائے۔ یا مکہ معظمہ۔ کیونکہ
حضرت شیخ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جانیوالے تھے۔ شیخ نے اس سوال کا جواب اُسی طرح جھک کر کان
میں دیا۔ اُسوقت میں سمجھا کہ ان سب باتوں کا مطلب یہی تھا جسکا ذکر ابتدائی کتاب میں ہو رہا ہے
مدینہ شریف میں گرمی بہت تھی۔ ایکدن رات کو چاندنی میں باب رحمت کے قریب اپنے
مکان کی چھت پر لیٹا ہوا تھا اور گنبد مبارک کی سبزی کو چاندنی میں جھلکتا ہوا دیکھ رہا تھا

اتنے مین آنکھ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ پہاڑون کے دامن مین کھڑا ہون۔ چارون طرف چھوٹی چھوٹی سبز رنگ کی بٹیان پڑی ہین جنمین سے سبز شعا مین نکل رہی ہین۔ سلمنے چند سیاہ کمبل تنے ہوئے ہین۔ وہان سے کچھ عورتین بھیک مانگتی ہوئی میرے قریب آئین۔ اُنکے ساتھ کتے بھی ہین جو مجھپر بھونکتے ہین اتنے مینے دیکھا کہ خان بہادر سید اکبر حسین صاحب جج الہ آبادی خاکی وردی پہنے ہوئے آئے اور کہنے لگے ان روشن پتھرونکو اُٹھا لو۔ اور پانی سے دھوکر نہاؤ اور اپنے بچونکو نہلاؤ۔ تاکہ زمین اور آسمان کی بلائین دور ہون اور ہم سبکو عزاست دین کا عمدہ دیا جائے۔ مینے کہا یہ آپ کس دلیل سے کہتے ہین جج صاحب نے سامنے کی طرف اشارہ کیا کہ اُنھون مجھسے کہا ہی۔ مینے مڑکر اُن کے اشارہ کی طرف دیکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سبز گنبد نظر آیا اور ایک کیفیت سی طاری ہوگئی۔ اُسوقت مینے بہت سی بٹیان چن لین مین دیکھتا تھا کہ وہ اسقدر روشن ہین کہ اُنکی روشنی انگلیون کی گھائیونمین سی نکل رہی ہی مجھکو مین چاہتا تھا کہ مدینہ منورہ کے شیخ المشایخ حضرت سید حمزہ رفاعی سی اس خواب کی تعبیر پوچھون کہ اتنے مین منشی عبد الطیف خان صاحب جام نگری در تلامی تشریف لے آئے اور کہا چلئے سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالی کے مزار کی زیارت کر آئین۔

چنانچہ مین اُنکے ساتھ جبل اُحد چلا گیا۔ حضرت سیدنا حمزہ کی زیارت سی فارغ ہوکر مینے خواہش کی کہ اُحد کا میدان جنگ دیکھنا چاہتا ہون۔ جہان حضور سرور کائنات کا قریش سے خون آشام معرکہ ہوا تھا۔ رہبر صاحب پہاڑ کے دامنون مین لیگئے۔ وہان جاکر بعینہ خواب کا منظر نظر آگیا۔ کمبل کے سیاہ خیمے تنے ہوئے تھے۔ اُن مین سی بدو عورتین بھیک مانگنے کیواسطے نکل آئین اور ساتھ ہی کتے بھی بھونکتے ہوئے دوڑے جب ہم پہاڑ کے قریب پہنچے تو بٹیان بھی سبز رنگ کی کثرت سے نظر آئین جنکو مینے اپنی جیبون مین بھر لیا۔ مدینہ شریف واپس آکر مینے ایک بزرگ سی جو مراکش کے رہنے والے

تھے۔ یہ عجیب و غریب خواب بیان کیا۔ انھون نے فرمایا کہ آج اس خواب کی تعبیر دینے والا کوئی نہین تم ان پتھرون کو ہندوستان ساتھ لیجاؤ۔ اور خواب کے موافق انکو دھوکر لوگون کو غسل کراؤ۔ لیکن انکا اصل بھید جب کھلے گا جب مکہ معظمہ سے ظہور امام آخرالزمان کی خبر شائع ہو گی۔ مین حیران تھا کہ اس ملک مین ہر شخص کا منتہائی خیال ظہور مہدی ہے اور مجکو یہ باتین بہت ہی متاثر کرتی تھین۔

ایک اور پُراسرار خواب

میرے طریقہ مین خوابون کا بیان کرنا مستحسن نہین سمجھا جاتا لیکن چونکہ اسوقت مجکو ظہور حضرت امام مہدی کے آثار و قرائن اور اسلام کی تحریکات پر گفتگو کرنی ہے اس واسطے مین اپنے رویا کے اظہار مین احتیاط نہین کرتا ایک خواب آپنے ابھی سنا دوسرا اس بھی عجیب یہ دیکھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم **افغانی** لباس مین کھڑے ہوئے ہین اور آپکے سامنے صدہا دلون کا ڈھیر ہے جنہین درازین پڑی ہوئی ہین آپکے دائین طرف کیاری کھجورون کے چند درخت ہین جنکے پتے توڑتے ہین۔ اور ایک شکستہ دلکو اس پتے سے باندھ دیتے ہین مجھپر اس نظارہ نے بڑا اثر ڈالا اور عرض گزار ہوا کہ حضور یہ کیا عالم ہے۔ فرمایا میری اُمت کے دل شکستہ ہو گئے انکو باندھ رہا ہون۔ آپنے تو بھی باندھ! صبح اس خواب کو بھی مینے اُن مراکشی بزرگ سے بیان کیا۔ فرمایا مسلمانان عالم روز روز کی ناکامیون اور پریشانیون سے شکستہ خاطر ہو گئے ہین۔ اور انکو کوئی ذریعہ خاطر جمعی کا نظر نہین آتا۔ اس خواب مین یہ اشارہ کیا گیا ہے کہ ایک امت مخلصین کے پتو سے اپنے دلکی جراحتون پر پٹی باندھے۔ یہ تو اس کے ظاہری معنے ہین۔ اور باطنی معنے وہی ہین جنکو آج سمجھانا ناممکن ہے ظہور مہدی کے بعد سمجھ مین آئینگے +

اسی طرح ایک روز جالی پکڑے ہوئے کچھ عرض کر رہا تھا۔ کہ اتنے مین ایک شخص آئے

اور بغل میں سے نکالکر دو بڑی بڑی خیبری روٹیاں دینے لگے - اول تو مجھکو اس بیہودہ عطیہ سے تعجب ہوا - لیکن پھر خیال آیا کہ یہ کوئی سائل ہیں اسواسطے روٹیاں لے لیں اور ایک ڈھائی روپیہ کا سکہ انکی نذر کرنا چاہا جسکو اُنھوں نے نہایت آشفتگی سے واپس کر دیا اور فرمایا یہ پیسے اسلئے نہیں دین کہ تم مجھکو کچھ دو بلکہ اس امر مین ایک راز ہے چنانچہ وہ روٹیاں تو مین اپنی ہمراہ لے آیا مگر آجتک اس راز کا پتہ نہ چلا - قصہ مختصر اسی قسم کے متعدد واقعات اس سفر مین ایسے پیش آئے جنکا تعلق اُن جذبات اور کیفیات سے تھا جو ممالک اسلامیہ مین موجزن مین - اور جنکے کیف مین ہر ادنیٰ و اعلیٰ سرشار نظر آتا ہے - ناظرین کو اس طویل سمع خراشی سے اس نتیجہ پر پہنچنا چاہیے کہ افریقہ مین سنوسیوں کی نرالی اور انوکھی تحریک نہیں ہے - بلکہ ممالک اسلام مین ایسی بیسیوں تحریکین کام کر رہی ہین جنکا سمجھنا ایسا ہی دشوار ہے جیسا کہ سنوسی تحریک کی اصلی غرض و غایت تک کسی دماغ کی رسائی نہیں ہو سکتی لکھنے کو اخبار رون کے نامہ نگار کچھ ہی لکھدین خیال آفرینی اور انشا پردازی کی طاقت سے موہوم اور بے اصل باتونکو حقیقی اور واقعی کر کے دکھا دین لیکن انصاف یہ ہے کہ وہ سنوسی تحریک کی اصلیت کا ایک ذرہ بھی نہین جان سکتے - اور جو کچھ ہے رجماً بالغیب ہے

ایک سنوسی بزرگ سے ملاقات

دمشق سے واپس ہو کر جب مین بیروت مین آیا تو گولب الصباح ہوٹل مین ٹھہرا برابر کے کمرہ مین ایک عرب مقیم تھے جو طرابلس الشام کے باشندہ تھے - (طرابلس الشام بیروت سے بہت قریب ہے) شام کو اتفاقیہ انسے سلسلہ کلام چھڑ گیا - آدمی ذہین اور واقفکار تھے حافظ عبد الرحمن سیاح امرتسری کا ذکر کرنے لگے کہ جب وہ طرابلس مین آئے تھے تو مین اُن سے ملا تھا - اور اُسوقت مین نے یہ شعر پڑھے تھے (اسلام کا جسم بھی نئی دریافت کی موافق بیشمار ذرات کا مجموعہ ہے خیال تھا کہ آجکل ان خدو غیر زندگی کی حرکت

گم ہوگئی ہے۔ مگر میں امنین ایک انقلاب انگیز ہل چل دیکھتا ہون جسکا ظہور علم اتنکو
اُسوقت نظر آئیگا جبکہ یہ جراثیم کامل طور پہ متنبہ ہوجائین۔ اور ہر ذرہ وجود اسلامی
کے شان کے مطابق حرکت کرنے لگے) حافظ عبدالرحمن سنے یہ اشعار لکھ لئے تھے
آپ بھی لکھ لیجئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑے سنوسی علا سفر کے لکھے ہوئے ہین۔
سنوسی کا نام سنکر مینے بہت بیتابی سے انکو اسرار کی نسبت سوالات کرنے شروع
کئے۔ مگر عرب نے نہایت سنجیدگی سے کہا مین جواب اچھی طرح نہین دے سکتا۔
چلیے دوسرے کمرہ مین ایک سنوسی بزرگ ٹھہرے ہوئے ہین اُنسے ملئے شاید وہ
آپکے حسب منشا جواب دیسکین۔ چنانچہ یہ صاحب مجکو ان بزرگ کے پاس لیگئے
سنوسی ساٹھ برس کے سن رسیدہ سُرخ و سفید عرب تھے عمامہ کے اوپر مراکشی مشائخ کے دستور
کے موافق ایک اور سفید کپڑا ڈال رکھا تھا۔ جو کانون پر سے ہوتا ہوا گلے مین حائل
تھا۔ ہر وقت تعظیم کو اُٹھے اپنے برابر کوچ پر بٹھالیا۔ اور دیر تک خیریت اور ہندوستان
کی حالت دریافت کرتے رہے۔ خادم قہوہ لایا اور اسکے دو دور چلے۔ لیکن مین سنوسیہ
طریقہ کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اسقدر بیچین تھا کہ یہ سب خوش اخلاقی کی باتین
نہ ہر معلوم ہورہی تھین۔ چاہتا تھا کہین جلدی سے یہ سلسلہ ختم ہوا اور مین انسے
سوالات شروع کرون۔ شیخ نے میری آتش شوق کو اور بھڑکادیا کہ ہندوستان کے
حالات اس پیرایہ سے پوچھنے شروع کئے جیسے کوئی بڑا محقق کسی ملک کے اصولی امور
سے واقفیت کیلئے سوالات کرتا ہے۔ سلسلہ کلام ختم کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ مقدس
تصویر برابر مُنہ سے بول رہی تھی۔ اور بات ختم نہ ہوتی تھی۔ آخر جب شیخ نے یہ سوال کیا
کہ اگر بیرونی مشائخ تمہارے ملک مین جائین تو ہندوستانی اُنکی طرف توجہ کرین گے
اور اُنکی بات مانین کے یا نہین ؟ تو مینے کہا کہ اہل ہند ممالک اسلامیہ کے ہر فرد کا دلی خلوص
سے خیر مقدم کرتے ہین۔ یہان کے مشائخ جائین تو ہاتھون ہاتھ لین۔ لیکن یہ امر کہ

وہ مشائخ غیر کا کہا مانیں گے یا نہیں اسکا جواب اسپر منحصر ہے کہ سوال معلوم ہو آپ اگر اُن سے یہ خواہش کریں کہ تم انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنے کھڑے ہو جاؤ تو وہ اسکو ہرگز قبول نہیں کرینگے۔

شیخ - کیون کیا وہ مسئلہ جہاد کو تسلیم نہین کرتے۔

مین - کیون نہین وہ اسلام کے سب مسائل پر عقیدہ رکھتے ہین - لیکن اس قدر احمق اور بیوقوف نہین ہین جتنا انکو اس ملک کے لوگ سمجھتے ہین بلکہ مین کہونگا کہ بعض باتون مین اہل عرب سے زیادہ عقلمند اور سمجھدار ہین۔ جہاد کا مسئلہ ہمارے ان بچہ بچہ کو معلوم ہے وہ جانتے ہین کہ جب کفار مذہبی امور مین حارج ہون - اور امام عادل جسکے پاس حرب ضرب کا پورا سامان ہو لڑائی کا فتوی دے تو جنگ ہر مسلمان پر لازم ہو جاتی ہے - مگر انگریز نہ ہمارے مذہبی امور مین دخل دیتے ہین نہ اور کسی کام مین ایسی زیادتی کرتے ہین جسکو ظلم سے تعبیر کر سکین نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے ایسی صورت مین ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی شخص کا کہنا نہ مانین گے اور اپنی جانون کو ہلاکت مین نہ ڈالین گے۔

شیخ نے یہ جواب سنکر حیرت سے طرابلسی عرب کو دیکھا اور کچھ سوچکر کہا آفرین آفرین تم لوگ ٹھیک راستہ پر ہو - یہی چاہیئے - مگر دیکھو مسلمانون کی زندگی جنگی ولولہ سے باقی رہتی ہے - ایسا نہ ہو کہ رفتہ رفتہ تمھاری طاقت زائل ہو جائے - اور زندہ قومونکی دفتر سے نام کٹ جائے

مین پچاس برس سے زیادہ عرصہ ہوا جب ہمنے انگریزون سے ایک آخری اور فیصلہ کن لڑائی لڑی تھی اسکے بعد ہم لوگ تھیار رکھکر بیٹھ گئے - اور ہمیشہ بیٹھے رہینگے - اگر انگریزونکا یہی منصفانہ اور دلجوئی کا برتاؤ رہا - اس عرصہ مین جہانتک ہم سمجھ سکتے ہین ہماری دینی یا دنیاوی زندگی مین کچھ فرق نہین آیا عرب سے زیادہ ہم مین نمازی ہین - عرب سے زیادہ ہم مین حافظ قرآن ہین عرب سے زیادہ ہمارے ہان عربی درسگاہین ہین گو مین اسکا اقرار کرتا ہون کہ عرب سے زیادہ ان مدرسونکی تعلیم اچھی نہین ہے اور عرب کی مثل عمدہ نتائج بھی برآمد نہین ہوتے - تاہم یہ امر لحاظ کے قابل ہے کہ عربی اور دینی

تعلیم کیلئے ہم لوگ اہل عرب سے زیادہ کوشش کرتے ہین ہندوستان مین بھی خانہ جنگی عرصے کم نہین لیکن دینی قومی باتون مین وہ سب ایک ہوجاتے ہین۔ بیرونی ممالک اسلامیہ کے حوادث سے وہ اپنے ملکی حوادث کی طرح متاثر ہوتے ہین جب کسی اسلامی خطہ پر کوئی مصیبت پڑے تو ہندوستانی مسلمان بیتاب ہوجاتے اور جانی مالی سے مدد کرتے ہین۔ اور اس لئے میرا خیال یہ ہے کہ اہل ہند کی قومی زندگی تنزل پذیر نہین ترقی کنان ہے۔ اور لڑائی کے عدم وجود نے انکی حیات مین خلل نہین ڈالا اسکے بعد کچھ اور گفتگو ہوتی رہی اور آخر مین میرے سوالات شروع ہوئے۔

مین۔ کیا آپ فرماسکتے ہین کہ شیخ سنوسی کس طریقہ کے بزرگ ہین اور انکی نسبت جو کچھ یورپین اخبارات لکھتے ہین اسکی کچھ اصلیت بھی ہے یا نہین۔

شیخ۔ ہمارے حضرت کو سیدنا حضرت احمد بدوی طنطاوی سے فیض پہنچا ہی لیکن بیعت بعض لوگونسے بدویہ سلسلہ مین لیتے ہین۔ بعض سے شاذلیہ مین بعض سی خلوتیہ وقادریہ مین (ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ طنطا قاہرہ مصر کے قریب ہے۔ سیدنا احمد بدوی کا وہین مزار ہے۔ ممالک اسلامیہ مین حضرت کا وہی رتبہ مانا جاتا ہی جو ہندوستان مین حضرت خواجہ خواجگان اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے) یورپین اخبارات جو کچھ لکھتے ہین ہم اسے بیخبر نہین ہین۔ انکی بعض باتین واقعی بھی ہوتی ہین۔ مین بھی سنوسی ہون اور اپنے سلسلہ کے کامون سے ایک حدتک واقف ہون ہم لوگون کی نسبت یہ خبرین مشہور کرنا کہ ہم سفید کفار کے خلاف طاقت جمع کررہے ہین بہتان ہے۔ نیز یہ کہنا کہ ہمارے کچھ ایسے مخفی اصول ہین جنکو سوائے سنوسیون کے کوئی فرد بشر جان نہین سکتا بالکل جھوٹھ ہے۔ اور یہ بات کہ سنوسی تحریک ساری دنیا مین پھیلائی جارہی ہی اسکی صرف اتنی اصلیت ہی کہ ہماری جماعت کی داعی ملکون مین بھیجے جاتے ہین۔ تاکہ زمانہ کے قدیم وجدید تغیرات کو مشاہدہ کرکے اپنے طریقہ کیلئے کوئی بہتری کا تجربہ حاصل کرین

اسی ضمن مین ہم کو ہر بادشاہ کے اصول جہانداری بھی معلوم ہو جاتے ہین اور اسلام کے زمانہ آیندہ کی نسبت راز زنی کرنے اور چارہ کار کی تیاری کیلئے کمر باندہنے مین بھی مدد ملتی ہے مین کیا سنوسیون مین ایسے لوگ موجود ہین جو دنیا کی دوسری زبانون پر عبور رکھتے ہون۔ کیونکہ کسی غیر ملک خصوصًا یورپ کا سفر بغیر واقفیت زبان کے محال ہے۔

یہ سنکر شیخ مسکرائے۔ اور فرمایا کیا تم نے بھی بعض عیسائیون کی طرح ہمکو وحشی اور غیر متمدن سمجھ لیا۔ جناب ہم سنوسیون مین متعدد آدمی ایسے مین جو یورپ کی سب زبانین جانتے ہین۔ اور صرف زبانین ہی نہین جدید فلسفہ اور تمام نئے علوم سے واقف ہین یورپین قومون کی باہمی ساست اور پالیسی اور اس پالیسی سے جو یورپ مسلمانون کے ساتھ برت رہا ہے۔ آگاہ ہین۔ ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ سنوسی الاعظم کے پاس ایسے لوگ موجود ہین جو انکو یورپین اخبارات کا خلاصہ سناتے ہین اور ہر نئی کتاب کا جس کا مسلمانون سے تعلق ہو اقتباس حضرت شیخ کو ملجاتا ہے۔ ہمارے داعی سیکڑون کی تعداد مین یورپ جاتے ہین۔ وہان کے چپہ چپہ سے واقف ہین۔

اہل یورپ ہم سنوسیون کا راز معلوم کرنیکے لئے بیچین ہین اور یہ بیچینی اخبار ی نامہ نگارون کی سنسنی خیز خبرون سے زیادہ بڑھ رہی ہے۔ مگر وہ یاد رکھین کہ ہمارا راز کوئی مخفی راز نہین ہے۔ ہم دنیا مین کلمہ توحید کے رشتہ کو مستحکم کرنا چاہتے ہین۔ ہم مسلمانون کو ظاہر باطن سے آراستہ اور اسلام کا پورا نمونہ بنانا چاہتے ہین۔ اور اسکی تکمیل کیلئے ہمنے ان ذرائع کو بھی فراہم کرلیا ہے جو اس دور جدید مین کسی قوم کی زندگی کیلئے ضروری ہین۔ اور وہ ہتھیار اور سامان جنگ ہے۔ آج ہم ایسے طاقتور ہین کہ اگر سارا یورپ افریقہ پر حملہ آور ہو تو ایک کافی مدت تک اسکو اپنے شہرون مین گھسنے نہ دینگے۔

مین معاف فرمائیے گا قطع کلام کرکے یہ دریافت کرنا چاہتا ہون کہ اگر آپکو تمام دنیا کی خبرین ملتی رہتی ہین تو ہندوستان کا حال بھی معلوم ہوگا۔ کیا آپ اسکی نسبت کوئی خیال ظاہر کرسکتے ہین

شیخ۔ ہان مجکو تمہارے ملک کی کیفیت معلوم ہے تم لوگ اہل مصر کی طرح نئے زمانہ کی چمک دمک کے عاشق ہوگئے ہو۔ تمہارا حس برباد ہوگیا ہے شملہ پر ہمارے داعی نے دیکھا کہ بعض سڑکون پر غریب اور میلے کپڑے والے لوگ راستہ نہین چل سکتے۔ خود آپ کی دہلی مین بعض سڑکین امیرون کے لئے مخصوص ہین جنپر غریبون کی سواریون کا چلنا جائز نہین۔ یہ امتیاز فطرت الٰہی کے خلاف ہی۔ اسلام اسکی اجازت نہین دیتا کہ دولتمند تو ایک راستہ پہ چلے اور غریب کو اسپر چلنے کا حق نہ ہو اگر تم لوگون مین حس ہوتا تو اپنی حکومت سے اس امتیاز کو دور کرلیتے۔

مین نے شیخ سنوسی کی اس تقریر کو بہت تعجب سے سنا اور جواب دیا کہ اگرچہ آپ کا یہ ارشاد درست ہی مگر اسکی وجہ پر آپکو کافی عبور نہین۔ شملہ پر جو سڑک اعلیٰ کپڑے والون کے لئے مخصوص کیگئی ہی وہ امیری غریبی کے خیال سے نہین بلکہ اصول صحت کو ملحوظ رکھکر یہ بات ضروری سمجھی گئی ہے کہ میلے کپڑے والے اسپر نہ چلین۔

شیخ۔ مین اس موہوم جواب کی حقیقت سے واقف ہون۔ سب مغرب والے اہل مشرق کو ذلیل کرنیکے لئے یہی عقلی توجیہات نکالا کرتے ہین۔ تم اپنی حکومت کی بریت نکرو۔ دوسری بات جو ہمارے داعی نے محسوس کی وہ اہل ملک کا باہمی نفاق ہی ہندو مسلمان آپس مین خواہ مخواہ کٹے مرتے ہین۔ اصول سیاست کے لحاظ سے انمین کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئیے مینے اس اعتراض کا بھی جواب دینا چاہا۔ مگر شیخ نے اسکے سننے سے انکار کیا اور کہا مین تمام اسرار اور انکی حقیقتون سے واقف ہون۔ تم مسلمانان ہند کی اصلاح فرض کرو مشکلات کو بھی جانتا ہون۔ زیادہ کہنے سننے کی ضرورت نہین۔ مینے بھی شیخ کی منشا کے موافق سلسلہ گفتگو بدلدیا اور دریافت کیا کہ آپ اپنے شیخ الاعظم کو مہدی تصور کرتے ہین شیخ نے کہا نہین ہرگز نہین ہمارے حضرت نے کبھی اسکا دعویٰ کیا نہ ہم نے یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ ہمارے عقیدہ کے موافق چونکہ ظہور حضرت امام مہدی قریب ہے اسلیئے ہمارے شیخ حضرت امام کے علم بردار ہونگے

نے کہا اگر حضرت امام مہدی کا ظہور آپکے خیال کیموافق قریب آگیا ہی تو کیا آپ بھی بتا سکتے ہین کہ وہ کہان ظاہر ہونگے اور انکا ظہور دنیا مین کیا انقلاب پیدا کریگا۔ اور اس انقلاب کے کیا اسباب ہونگے مین یہ بھی دریافت کرتا ہون کہ ظہور قریبی کے بدلے آپ کوئی ٹھیک تاریخ اور وقت امام آخر الزمان کے ظہور کے متعلق قائم کر سکتے ہین یا نہین شیخ اس سوال کو سنکر تھوڑی دیر خاموش رہی اُسکے بعد فرمایا۔ یہ بات نہ پوچھو یہ بڑا پیچیدار فسانہ ہی۔ ہم سنوسیونکے خیالات حضرت مہدی کی نسبت راز مین رہین تو اچھا ہی۔ لیکن مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ حضرت امام آیندہ یعنی سنہ ۱۳۳۰ ہجری مین ظاہر ہو جائینگے مقام ظہور وہی ہی جس کا ذکر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین صراحت کیساتھ مذکور ہی۔ یعنی مکہ معظمہ اسمین کسی تاویل کی گنجایش نہین۔ مین جب ظہور مہدی کا وقت اتنا قریب آگیا ہی تو پھر اسباب انقلاب پر رائے زنی نہ کرنا میرے نزدیک جائز نہین۔ آپ احتیاط کیجئے اور میرے سوال کی تشریح ضرور فرمائے تاکہ ہم اہل ہند آپ کے خیالات سے اپنے طرز عمل کی نسبت کوئی نتیجہ نکال سکین۔

شیخ نے فرمایا اصلی حقیقتون کا اظہار ناممکن ہی سطحی اور موٹے موٹے واقعات جو ہمارے عقیدے کے موافق عنقریب پیش آنیوالے ہین بیان کئے دیتا ہون۔ سینئے وہ دن دور نہین کہ ترکی حکومت عیسائیون کے نرغہ مین پھنس جائیگی اور ہولناک خونریزیان ہونگی۔ ایران مین بھی زخمیونکی چیخ و پکار انھین ایام مین سنائی دیگی۔ کابل و بخارا بھی حرکت مین آئینگے۔ چین کا زلزلہ جاپان کے لئے مفید ہوگا۔ شاید چین کے زلزلہ کو آپ نہ سمجھین۔ مگر مین اسکو سمجھا نہین سکتا۔ اسکا سمجھنا جاپانی سیاست کے سیکھنے پر منحصر ہی اتنا کہکر شیخ طرابلسی عرب سے مخاطب ہو گئے اور فرمایا ہم مسلمان دنیا کی ہر گوشہ مین کیسی شکستہ خاطر اور مایوس نظر آتے ہین اور نہین جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْیَاْسُ مِنَ الْکُفْرِ (مایوسی کفر ہے) طرابلسی عرب نے افسردہ صورت بناکر کہا جناب آثار ہی ایسے ہین۔ یہ مسلمانون کی ہمت پست نہ ہو تو کیا ہو۔ آپ نے ظہور امام مہدی کو خبر تو دیدی مگر اُن باتون کو بیان نہ کیا

سنہ ۱۳۳۰ کا قطعی تقرر قرب کی دلیل ہے یعنے اسی زمانہ کے قریب قریب کسی سال مین ظہور ہوگا۔

جن سے مسلمانون کی ہمت بندھتی اور کوئی تسکین و تسلی کی صورت نظر آتی عرب کے اس
کہنے سے شیخ کو جوش آگیا اور بولے گھبراتے کیون ہو۔ بہتری کا زمانہ کچھ بہت دور نہین ہے
عنقریب اپنی آنکھ سے سب کچھ دیکھلوگے۔ حضرت امام کے ظہور کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے
کہ دنیا کا سب سے بڑا عیسائی۵ بادشاہ اسلام کا حلقہ بگوش ہو جائے اور ایشیا کی ایک اور سلطنت بھی
اسلام کے دائرہ مین شریک ہو۔ مین دیکھتا ہون کہ نو مسلم عیسائی سلطنت کی فوجین
ہمدوی نشان کے نیچے دشمن سے لڑ رہی ہین۔ مجکو یہ بھی دکھایا جاتا ہے کہ روس کے
دارالحکومت مین زار روس مسلمان سپہ سالار کے سامنے بندھا کھڑا ہے۔ میرے کان چینی محلون کے اوپر
توحید کی اذان سن رہے ہین۔ دیکھو دنیا مین توحید کی سہانی روشنی چمک رہی ہے اور دیکھو مہدی کی
روحانی برکت نے آدمیونکے دلونکو حرص و طمع اور خودغرضی سے پاک کر دیا۔ سائنس نے اتنی
ترقی کی کہ آدمی دریاؤنکو اخبار کے کاغذ کی طرح سمیٹ اور لپیٹ سکتا ہے۔ پہاڑونکو بہت
آسانی کے ساتھ گھر کے کوڑے کی طرح جھاڑ و سے صاف کر رہا ہے۔ روٹی کے بغیر اسکا پیٹ بھر جاتا ہے
ہزارون کوس آن کی آن مین پلک جھپکاتے پہنچ جاتا ہے۔ رب کعبہ مجھے یقین ہے کہ یہ جو کچھ مینے
کہا سب پورا ہو کر رہے گا۔ ہمارے قرآن مین ایک ایک فقرہ کے اندر سائنس کے بیشمار کمالات
مخفی ہین۔ اگر اہل یورپ کی طرح ہم لوگ ان الفاظ پر غور کرتے تو سائنس کی نوایجاد طاقتون
کے مالک ہو جاتے۔ مگر ہمنے ایسا نہین کیا۔ اور قدرت کے یہ لازوال خزانے غیرون کے
ہاتھ مین چلے گئے۔ میرے شیخ نے یہ بالکل سچ فرمایا ہے کہ یورپ اور امریکہ کی موجودہ
ترقیان صبح کاذب کی مثل ہین۔ جہالت کی رات ختم ہونیکے بعد پہلی صبح کاذب کی
روشنی نمودار ہوتی ہے۔ اسکے بعد صبح صادق چمکتی ہے اور اپنے نورانی سلسلہ کو طلوع
آفتاب تک منقطع نہین ہونے دیتی سو واقع مین مغربی فلاسفرون اور موجدون کے کمالات کو دنیا
مین یہ یقین پیدا ہو گیا ہے کہ جہالت و نادانی کی رات ختم ہوئی۔ مگر کامل الیقین صبح صادق
کے ظہور سے پہلے نہین ہو سکتا صبح صادق حضرت امام آخرالزمان کی ذات پاک ہے جس مین

۵ بخاری بزرگ نے انگریزونکا نام لیا تہا مگر شیخ سنوسی نے مجمل کہا ممکن ہے اس سے اور کوئی عیسائی حکمران مراد ہو۔

قدرت آلہی نے سائنس کی تمام طاقتونکو یزدانی قوت سی مغلوب کرنیکا ملکہ عنایت فرمایا ہے
پہاڑون کا صاف کردینا۔ دریاؤن کا سمیٹ لینا اور اسی قسم کی باتین جنکو مین نے
ابھی بیان کیا اختراعات کی دنیا مین ابھی تک نمودار نہین ہوئین۔ لیکن حضرت
مہدی کے خروج کرتے ہی یہ سب پردۂ اخفار سی میدان ایجاد مین آجائینگی۔
مین نے سلسلہ گفتگو کو قطع کر کے عرض کیا کہ آپکے شیخ الاعظم ظہور مہدی کے بعد کیا کرینگے
شیخ نے فرمایا وہ امام آخر الزمان کی علم برداریناںی جائین گے۔ ایک علم انکی ہاتھ مین ہوگا اور
دوسرا عیسائیونکی نو مسلم حکومت کی ہاتھ مین تیسرا خراسان کے بادشاہ کو دیا جائیگا
جس کے لشکر مین سنوسیون کی طرح پرہیزگاری اور دینداری رائج ہوگی اُنکے
رنگ سُرخ و سفید جسم چوڑے چکلے عقل اہل یورپ سے بھی تیز حرارت اسلام اور تقویٰ
قرون سابقہ کے مسلمانون کا سا حضرت امام اس بادشاہ کو بہت دوست رکھینگے اس
بادشاہ کے نام مین بھی تقرب الٰہی کے الفاظ ہونگے۔ اتنا کہکر شیخ نے فرمایا اب میرے
اوراد کا وقت ہے۔ آپ حضرات کل کسی وقت تشریف لائیے گا۔ یہ سنکر مین طرابلسی
دوست کے ہمراہ اُٹھکر اپنے کمرہ مین چلا آیا۔ مجھپر شیخ کی باتون نے ایک کیفیت طاری
کر رکھی تھی کانونمین سنساہٹ کی آوازین اور آنکھون کے آگے جھائیان سی چلی آتی ہین۔
ہوٹل کے سامنے بحر روم کون مین سے کوسون تک سمندر نظر آتا ہے۔ لب ساحل ترکونکی ایک جنگی
کشتی کھڑی ہوئی تھی قاعدہ ہے کہ صبح شام ترکی فوج ترانہ بجاتی اور بادشاہ کی نام کے نعرے
لگاتی ہے جس وقت ہم حضرت شیخ کی خدمت سے اپنے کمرہ مین واپس آئے اتفاقاً اس کشتی مین
باجا بج رہا تھا۔ لیکن جسوقت سپاہیون نے نعرہ لگایا تو مجھپر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی
پلنگ سے گر پڑا اور مضطربانہ تڑپنے لگا۔ طرابلسی دوست نہ سنبھالتا تو بالاخانہ سے نیچے
گر جانے مین کوئی کسر نہ رہی تھی۔ مین آجتک محسوس کرتا ہون کہ یہ کیفیت نہ کبھی قوالی
مین دیکھی نہ اور کسی شیخ کی صحبت مین۔ سنوسی بزرگ کی صحبت مین چند گھڑیان ایسی

گزرین جنھون نے کانون کے ذریعہ دل و دماغ کو پر کیفیت بنا دیا۔

دوسرے دن مین جناب مولوی عبد الستار الخیری صاحب کے ہان مدعو تھا۔ رات کو کھانیکے بعد دیر ہو گئی اسواسطے حضرت شیخ سے ملاقات نہ ہو سکی تیسرے دن صبح کو دانکی تھی نماز پڑھتے ہی شیخ کے کمرہ مین گیا اور انسے رخصت چاہی شیخ نے فرمایا ہم رات کو منتظر رہے تم کہان تھے عرض کیا دہلی مین ایک رئیس مین خان بہادر ڈپٹی عبد الحامد انکے صاحبزادے مولوی عبد الجبار الخیری مولوی عبد الستار الخیری نے یہان ہجرت مین ایک دار العلوم کھولا ہے اور یہ بہت مشہور ہین۔ کل انکے یہان دعوت مین دیر ہو گئی اور جناب کے فیض صحبت سے محروم رہنا پڑا ارشاد کیا ہان ہمنے بھی اس دار العلوم کا ذکر سنا ہے۔

اسکے بعد مینے عرض کیا پرسون کی باتون کی ضمن مین مجھکو یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور کے بعد ہندوستان کے مسلمانونکو کیا روش اختیار کرنی چاہیے نیز جبتک کہ انکا ظہور ہو ہم انکے خیر مقدم کیلئے کیا سامان مہیا کرین۔ فرمایا۔ ہان بیشک یہ سوال بہت ضروری ہے۔ حضرت امام کے ظہور کے بعد مین نہین بتا سکتا کہ تم لوگون کا کیا کام ہو کیونکہ اسوقت ہر قسم کی رہنمائی اور ہدایت وہی یعنی حضرت امام مختار اور ذمہ دار ہونگے ہم مین سے کسیکو دخل دینے کا حق نہ ہوگا۔ نہ اسوقت ہمین اختیار حاصل ہے کہ انکی خلافت کی عملدرآمد پر گفتگو کرین البتہ انکے ظہور سے پہلے کا زمانہ ایسا ہے جسپر مین تمکو مشورہ دے سکتا ہون۔ اور وہ یہ ہے کہ تم لوگ مجموعی طور پر کوشش کرو اور تم مین کا ہر فرد اس کوشش مین شریک ہو انگریزون کے سامنے اسلام کی تبلیغ ہو جائے کیا تعجب ہے کہ وہ عیسائی طاقت جس کا مسلمان ہونا مقدر ہے انگریزونکی ہی ہو مینے عرض کیا انگریزونکو ہمپر حکومت کرتے ہوے سو برس ہو گئے۔ انھون نے مذہب اسلام کو اچھی طرح سمجھ لیا۔ بیسیون انگریزون نے اسلام کی متعلق کتابین لکھین قران شریف کی ترجمے کئے۔ اب انکو ہماری تبلیغ کی کیا ضرورت ہے شیخ نے فرمایا

نہین بڑی ضرورت ہی جن انگریزون نے یہ کتابین لکھی ہین انھوننے اسلام کی اصلی صورت
نہین دکھائی تمکو چاہیئے کہ پہلے خود اسلام کا حقیقی نمونہ بنجاؤ اُسکے بعد فرداً فرداً اپنے
حکام کو اسلام کی طرف رغبت دلاؤ۔ اسلام کے متعلق اُنکو جسقدر غلط فہمیان ہون
دور کرنیکی کوشش کرو۔ اور اسلام کی روحانی تسلی اور تسکین کی کیفیت سے انکو آگاہ
کرو نیز اُنکے کانون مین ڈالو۔ کہ انگریزی تاج وتخت کی استحکام و ترقی کیلئے مذہب
اسلام مادی طور پر بھی بہت مفید و کارآمد ثابت ہوگا۔ اور اسلام قبول کرنیکے بعد
انگریزی قوم کے قدم دنیا کے ہر گوشہ مین جم جائینگے۔ میری طرف سے ہندوستان کی مسلمانونکو
پیغام دینا کہ وہ امام آخر الزمان کے ظہور تک انگریزونکے ایسے خیرخواہ اور وفادار بنین اور
اپنی اطاعت شعاری کو اس شان سے عمل مین لاکر دکھاوین۔ کہ انگریزی قوم برکت اسلام
کی خود بخود قائل ہوجائے۔ نیز تمکو چاہیئے کہ اپنے علماء مشائخ کی جماعتین انگلستان بھیجو
تاکہ وہ وہان اسلام کی تبلیغ کرین میںنے عرض کیا مین آپ کا پیغام تو پہنچا دونگا اور
ممکن ہی کہ قوم کے چند افراد اسپر عمل کرنیکے لئے بھی تیار ہوجائین۔ مگر مجموعی طور پر ساری
قوم کا ادہر متوجہ ہونا ناممکن نظر آتا ہی کیونکہ ہماری گردوپیش ہندوستان مین حاجتون اور
کامونکا انبار لگا ہوا ہے۔ ہر چیز ہمکو ایسی ہی ضروری معلوم ہوتی ہی جیسی ضرورت کا
آپنے ذکر فرمایا۔ ایک یونیورسٹی کا معاملہ ہی جس کا ذکر آپ نے سنا ہوگا جبتک ہماری قوم
کے سب افراد تعلیم یافتہ نہ ہوجائین اپنے نیک و بد کو نہین سمجھ سکتے۔ تبسم آمیز بشرہ سے
فرمایا دیکھو پھر وہی مایوسی کی باتین۔ ہمت نہ ہارو۔ خدا کی مدد کے امیدوار رہو۔ اور
ہان اجب تمھاری یونیورسٹی قائم ہوجائے تو نصاب تعلیم مین ایک شاخ ایسی ضرور رکھنا
جسمین نکات قرآنی پر غور کیا جائے۔ قرآن شریف پر غور کرنے سے سائنس کے عجیب و
غریب کمالات نکل آئینگے جنکا اہل یورپ کو سان و گمان بھی نہین۔
اسکے بعد حضرت شیخ نے کچھ آیتین مجکو لکھوائین جنمین آنیوالی چند ایجادونکا اشارہ پایا جاتا تھا

پھر فرمایا ہمارے حضرت شیخ الاعظم سنوسی الاکبر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرزند مولانا شیخ کو وصیت فرمائی تھی کہ حضرت امام آخر الزمان کی خیر مقدم کے لئے مسلمانوں کو تیار کرنا چاہیئے۔ تیاری محض جنگی نہین بلکہ تقویٰ اور پرہیز گاری کا اختیار کرنا۔ اور اُس کا سب مسلمانون مین پھیلانا لازمات سے ہے۔ دل اور زبان کو ایک رکھو۔ جو کہو وہی کرو۔ سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرو۔ نئے زمانہ والون کی طرح دولت پرستی اور منافقانہ چال چلن سے اپنے دامن زندگی کو بچاؤ۔ اور جسطرح ممکن ہو۔ اخوت اسلامی کو مستحکم کرو۔ یہ تھی ہمارے شیخ الاعظم کی وصیت جو اُنھون نے اپنے جانشین کو فرمائی۔ اور مین نے تمہارے سامنے نقل کی القصہ ان تمام مذکورہ حالات وواقعات سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اسلامی ممالک مین مذہبی تحریکین زور شور سے پھیل رہی ہین اور وہ لوگ اپنے وجود کو دین و دنیا کے لئے قائم رکھین۔

اور یہ اس طرح ممکن ہے کہ اٹلی کو کوئی دوسرا علاقہ دیدیا جائے اور طرابلس کو اس سے خالی کرالیا جائے۔ حضرت شیخ سنوسی انگریزوں کی اس کوشش سے یقیناً بہت خوش ہونگے اور اون کی خوشی سے برٹش گورنمنٹ کو مصر و سوڈان میں بے شمار فائدے ہو سکتے ہیں۔ جہاں سنوسی طریقہ بکثرت پھیلا ہوا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ وہ شریک جنگ ہو گئے تب بھی مصری و سوڈانی جماعتوں کے ذریعہ حضرت شیخ سے رشتۂ اتحاد قایم رکھنے کی کوشش کو جاری رکھنا چاہئے امید نہیں ہے کہ حضرت شیخ اپنی تمام طاقت کو میدان حرب میں بھیجیں۔ کیونکہ ان کی تیاریاں اس قسم کی ملکی لڑائیوں کے لئے نہیں تھیں۔ وہ ایک دوسرے عظیم الشان مذہبی مرحلے کے واسطے ساز و سامان کر رہے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ انھوں نے اٹلی کے مقابلہ میں بھی اپنی چیدہ فوجیں نہیں بھیجیں۔ اور منتشر قبائل کو جمع نہیں کیا۔ ورنہ وہ ضرورت کے وقت ساٹھ ستر لاکھ بندوقچی میدان میں لا سکتے ہیں۔ ان کے لشکر کو متمدن سپاہ کی طرح اسباب رسد کی بہت زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ سنوسی سپاہی تین تین دن پیاسے رہ سکتے ہیں

وہ مہینوں خشک گوشت پر بسر اوقات کر سکتے ہیں جو نمک لگا ہوا انکی جھولیوں میں رہتا ہے۔
اگر برٹش گورنمنٹ باوجود اعلان جنگ ہو جانیکے سنوسیوں سے تعلقات قایم رکھنے کی کوشش کرتی رہی تو امید ہے کہ صحرائے اعظم کے کل قبائل میں آتش حرب نہیں بھڑکیگی سنوسیہ جماعت اسلام احترام سے خوش ہوتی ہے۔ جرمنوں نے یہی چال چلی ہے اور انکو اپنے مسلمان ہو جانے کا یقین دلایا ہے انگریزی حکام تدبیر کے پتلے ہیں انکو بھی لازم ہے کہ عملاً اپنے اخلاص اسلامی کو نمایاں کریں اور سنوسیوں کے دلونمیں گھر بنالیں۔ برٹش سلطنت کو علمائے مصر و سوڈان کے اظہار وفاداری کر دینے پر قناعت نہ کرنی چاہیئے۔ ان ملکوں میں گھر گھر سنوسیوں کی مخفی تحریک چھائی ہوئی ہے۔ جو زور تلوار سے نہیں دب سکتی۔ اسکو محبت و یگانگت سے اپنا بنانا چاہیئے۔ سر ہنری میکموہن مصر کے ہائی کمشنر بنائے گئے ہیں میں انسے حضرت امیر حبیب اللہ خاں بادشاہ کابل کی ہمراہی میں کئی بار ملا ہوں۔ انکو مشرقی زبانوں اور اسلامی جذبات سے خاصی واقفیت ہے۔ اسواسطے میں یہ مشورہ دینا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ سر ہنری میکموہن سنوسیوں کو اپنا بنانیکی سعی کر سکیں۔ آیندہ انکو اختیار ہے مجکو اور مسلمانان ہندوستان کو انگریزی حکومت سے جو تعلق ہے اسکی بنا پر یہ مشورہ دیا گیا۔ ورنہ ہوگا تو وہی جو خدا کو منظور ہے اور جو ازل کے دن لوح مقدر میں لکھا جا چکا ہے۔ خدا ہم سب کے ایمانوں کو سلامت رکھے آمین۔

نیا اضافہ

اصل کتاب کا مضمون یہاں ختم ہو گیا مگر اس چھٹی اشاعت میں ایک جدید اضافہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے اسلئے چند سطریں بڑھائی جاتی ہیں۔
یہ کتاب جنگ طرابلس و بلقان اور مشکلات ایران وچین سے پہلی چھپی تھی مگر جو کچھ حضرت شیخ سنوسی کے خلیفہ نے فرمایا تھا وہ لفظ بہ لفظ پورا ہوا میں تفصیل بیان نہیں کرتا۔ ناظرین خود غور کر لیں اور اس کتاب کی تمام پیشین گوئیوں کو گذشتہ دو سال کے واقعات کا خیال رکھکر پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا کیا پورا ہوا اور کیا کیا باقی ہے۔ یہ حضرت شیخ سنوسی اور مشائخ بلاد اسلامیہ کا تصرف باطنی ہے کہ باوجود شدید مخالفتوں کے اس کتاب کی دو لاکھ سے زیادہ کاپیاں شائع ہوئیں اور ہندوستان کی تمام

ضروری مشورہ

البتہ ایک ضروری مشورہ دینا میرا فرض ہے کہ اس کتاب کو پڑھ کر اسکے باقی حصے بھی پڑھنے چاہییں جن سے مسلسل حالات معلوم ہونگے اور اس نازک وقت کا طرز عمل عیان ہو جائے گا۔

اس کتاب اور اسکے باقی حصون کے مضامین پڑھنے سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ انمین جو پیشین گویان ہین اور جن پر ابتدائی زمانہ مین عقلمند ہنسا کرتے تھے کیسی ہو بہو پوری ہو رہی ہین اگرچہ ہنوز وہ وقت دور ہین کہ باقی امور بھی اپنے وقت پر اسی طرح سچے اور واقعی ثابت ہونگے جیسی یہ خبرین۔

اب مین اس کتاب کو نظر ثانی کر کے چھٹی بار چھپنے کو بھیجتا ہون میری دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس ہولناک وقت مین ہر مسلمان کو بلائے ناگہانی سے بچائے اور اپنے حفظ و امان مین رکھے۔ آمین

حسن نظامی یکم جنوری ۱۵ء

اس کتاب

کے چار حصے اور تیار ہین۔ ایک کا نام کتاب الامر قیمت چار آنے۔ ایک کا نام فیضان سنوسی ہے اسمین موجودہ جنگ یورپ کی پیشین گوئی اور انجام کار لڑائی کو دو برس پہلے بتا دیا گیا تھا۔ قیمت چھ آنے۔ اور دو حصے ابھی حال مین چھپے ہین ایک کا نام تین پر ایک ہے اسمین جو عجائبات ہین وہ قابل دید ہین۔ قیمت چار آنے اور ایک کا نام ناگفتہ بہ ہے۔ یہ گویا پانچوان حصہ ہے اسکی قیمت چار آنہ ہے۔ ان چارون حصون مین آنے والے انقلابات کا جو بیان ہے وہ ہر ہندوستان کے پڑھنے کے قابل ہے۔ دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے ورنہ پھر ملنا دشوار ہوگا کیونکہ حلقہ المشائخ دہلی

روزنامہ باتصویر و بلا تصویر - یہ حضرت خواجہ صاحب کا وہ مشہور و معروف سفرنامہ ہے
جسمیں آپنے سفر مصر و شام و حجاز وغیرہ کے عجیب و غریب حالات تفصیل کیساتھ قلمبند فرمائے ہیں
اسکا ہر ایک بیان اسلامی ملکوں کی سچی تصویر ہے۔ اُردو زبان میں آجتک ایسی پر لطف عبارت
اور ایسے عجیب حالات کا سفرنامہ شائع نہیں ہوا۔ بزرگان دین کے مزارات اور دیگر مقامات متبرکہ
میں حضرت خواجہ صاحب نے خاص کیفیت سے آکر جو دعائیں مانگی ہیں ان میں کچھ ایسا روحانی
اثر ہے کہ پڑھنے والوں کی طبیعتیں بے چین ہو جاتی ... اور اسکی خوبی کا اندازہ نہیں کر سکتا
تمام ہندوستان میں اس سفرنامہ کا شہرہ ... کے ساتھ اسکے شائع ہونیکا منتظر
تھی جو اب چھپکر تیار ہو گیا ہے۔ تقریباً بیس کی تصویریں ہیں جن میں فرعون کی لاش اور حضرت یوسف
علیہ السلام کی ... نہایت مشہور اور عجیب چیز ہیں حضرت موسیٰ کے سامنے ہونے اور خدائی کا
دعویٰ کرنیوالا فرعون اپنی اصل شکل میں پڑا ہوا نظر آتا ہے ایسے ہی حضرت یوسف کا مقبرہ جنکے حسن کے
گھر گھر افسانے ہیں زیارت کے قابل ہے اس مینار کا فوٹو بھی ہے جہاں امر شیخ ... ہونگے
شاذلی ہوا ہے۔ فوٹو اور ... جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں انکے علاوہ ... مشائخ سے جو مخفی اعمال
نسخہ اور تعویذ وغیرہ حضرت خواجہ صاحب کو ... حاصل ہوئے تھے وہ بھی سب اسمیں
درج ہیں۔ الغرض یہ سفرنامہ اپنے رنگ کا پہلا سفرنامہ اور نہایت دلچسپ ہاتھوں ہاتھ
نکل رہا ہے۔ ولایتی کاغذ پر نہایت خوشنما چھپا ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ تقطیع ... قیمت باتصویر ۱۲؍
بلا تصویر ۸؍

تسخیر مہر و قہر یعنی اعمال حزب البحر - فن اعمال و عملیات میں آجتک ایسی پُرشکوہ چھپی ہوئی اور مفید کتاب
ہندوستان میں کبھی شائع نہیں ہوئی۔ ہندو مسلمان عیسائی یہودی اصحاب کو عطائے حزب البحر کے
اعمال سے عجیب و غریب فائدے پہونچے ہیں اور جیسے حیرت خیز کرشمے انہوں نے اسکے دیکھے اسکا بیان
حضرت خواجہ صاحب نے اپنی جادو بھری تحریر میں ایسے انداز سے کیا ہے کہ پڑھنے والا کتاب بغیر ختم
کئے ہاتھ سے نہیں رکھ سکتا اسکے علاوہ حزب البحر کے اعمال کے مختلف طریق عمل جو ہندوستان کے

[illegible] مشائخ اور حضرت سیدنا الشیخ [illegible] دمشق [illegible]

دستیاب ہیں۔ جو [illegible] تفسیر کلام [illegible]

مجربات سچے اعمال۔ بلا کی دعا۔ اور رفع فقر۔ ادائی قرض۔ حصول اولاد۔ صحت [illegible]

ترقی رزق۔ الغرض عزت وجاہ وغیرہ وغیرہ کے اعمال سب اس میں موجود ہیں۔ [illegible]

اعتبار سے بھی یہ کتاب ادب میں ایک بیش قیمت اضافہ ہے تقطیع [illegible] حجم [illegible] قیمت [illegible]

روزنامچہ سفر ہندوستان اس روزنامچہ میں ہندوستان کے قابل دید نظارے [illegible]

کی سیر اولیائے کرام کے مزارات۔ آثار [illegible] تحریکوں کے تذکرے بہت [illegible]

دلفریب طریقے سے درج کئے گئے ہیں جن لوگوں نے [illegible] روزنامہ سفر [illegible] چھپا ہے وہ [illegible]

روش کو خوبی سمجھ جائینگے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ تقطیع ۱۸+۲۲۔ قیمت [illegible]

پیغمبری اشارہ کی اردو دعائیں رسالہ حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہایت مؤثر

اردو دعائیں درج ہیں جن کے عنوان یہ ہیں۔ بچہ کی ولادت کے وقت۔ ان کی دعا۔ بچہ کا بسم اللہ کے وقت

کی دعا۔ نکاح کے وقت کی دعا۔ دولہن کی دعا۔ سسرال میں جا کر دولہا کی دعا۔ [illegible] کو دیکھ کر [illegible]

سامنے پہننے کی دعا۔ صبح کی دعا۔ صبح کا کھانے سے پہلے کی دعا۔ کھانے کے بعد کی دعا۔ پلنگ پر جانے کے وقت [illegible]

وقت صبح کی نماز کے بعد ظہر کی نماز کے بعد [illegible] پانچوں نمازوں [illegible] کے بعد کی دعا۔ نیا چاند

دیکھ کر۔ بجلی بادل کی گرج اور چمک [illegible] ریل میں سوار ہوتے وقت۔ جہاز میں سوار ہوتے وقت۔ [illegible]

ہوتے وقت۔ علم سیکھنے جاتے وقت۔ امتحان کے وقت۔ شب قدر میں۔ [illegible] مقدمہ بازی میں [illegible]

بیماری میں۔ [illegible] خوشی کے وقت۔ آگ لگنے کے وقت۔ اندھیری رات کو دیکھ کر۔ [illegible]

اونچے پہاڑوں کو دیکھ کر۔ [illegible] کو دیکھ کر۔ خوبصورت کو دیکھ کر۔ بدصورت کو دیکھ کر۔ [illegible]

[illegible] قبرستان میں جا کر۔ [illegible]

یہ سب کتابیں [illegible] حلقۃ المشائخ دہلی سے ملینگے

روزنامچہ سفر ہندوستان۔ اس روزنامچہ میں بمبئی کے قابل دید نظارے ہندوستان کی سیر۔ اولیاء کرام کے مزارات۔ آغا خانی و امام شاہی مخفی تحریکوں کے تذکرے بہت ہی دلچسپ طریقے سے درج کئے گئے ہیں جن لوگوں نے خواجہ صاحب کا روزنامچہ سفر حجاز پڑھا ہے وہ اسکی روش کو خود ہی سمجھ جائینگے حجم ۲۰۰ صفحہ تقطیع ۱۸x۲۲ قیمت ۸ر۔

اسلام کا انجام۔ دیار مصر کے شیخ المشائخ کی شہرۂ آفاق کتاب مستقبل الاسلام کا اردو ترجمہ۔ فلسفیانہ استدلال سے اسلام کے نیک انجام کا ثبوت۔ قیمت ۴ر

اسرار۔ بابی فرقہ کے بانی بہاء اللہ ... سرگزشت کتاب جسمیں موثر قصہ و ... حیرت انگیز طریقہ سے بیان کیا گیا

پیغمبری اشارہ کی اردو دعائیں۔ حضرت خواجہ صاحب کی لکھی ہوئی نہایت موثر اردو دعائیں درج ہیں جنکے عنوان یہ ہیں ... وقت ماں باپ کی دعا۔ بچے کی بسم اللہ کے وقت کی دعا۔ نکاح کے وقت کی دعا۔ دلہن کی دعا سسرال میں جاکر۔ دولہا کی دعا دلہن کو دیکھ کر۔ بیمار کے سامنے پڑھنے کی دعا۔ صبح کی دعا۔ صبح کے کھانے سے پہلے کی دعا۔ کھانے کے بعد کی دعا۔ پلنگ پر جانے کے وقت۔ تہجد کے وقت۔ صبح کی نماز کے بعد۔ ظہر کی نماز کے بعد غرض پانچوں نمازیں۔ اذان سننے کے بعد کی دعا۔ نیا چاند دیکھنے کے بعد۔ بادل کی گرج اور چمک میں۔ ریل میں سوار ہوتے وقت۔ جہاز میں سوار ہوتے وقت۔ موٹر میں سوار ہوتے وقت وغیرہ۔ انکے علاوہ تمام وہ مبارک دعائیں بھی ہیں جو سفر حجاز و مصر و شام اور دیگر خاص خاص موقعوں پر عالم غیب میں حضرت خواجہ صاحب نے مانگی ہیں۔ قیمت ۱۲ر۔

رسول کی عیدی۔ امت کے بچوں کیلئے قیمت ۲ر۔ **سترھویں نامہ**۔ حضرت امیر خسرو کی سترھویں شریف کے حالات قیمت ۳ر۔ دل کی مراد ۱۰ر۔ فلسفہ شہادت ۱ر۔ بجلی کا میدان جنگ ۱ر۔ مچھر کا اعلان جنگ ۱ر۔ توپ خانہ ۱ر۔ کیمیا شہزادی ۰ر۔ ترام قبلہ شملہ ۰ر۔ ہوائی جہاز ۰ر۔ بندوق ۰ر۔ ملنے کا پتہ کارکن حلقہ المشائخ دہلی

ہمارے ہاں

رمل نجوم جفر پیشین گوئیوں کی کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے

ہمارے ہاں

طب کشتہ جات اور تمام عجیب و غریب مجربات طب کی کتابیں ملتی ہیں

ہمارے ہاں

اعمال تعویذ گنڈے کی کتابیں بکثرت موجود ہیں

ہمارے ہاں

تاریخ جغرافیہ تذکرہ جات ۔ جدید و قدیم دستیاب ہو سکتی ہیں

ہمارے ہاں

تصوف ملفوظات ۔ اوراد اور اشغال کی کتابوں کی کچھ کمی نہیں

ہمارے ہاں

ناول ۔ قصے اور تفریح طبع کی سب نئی پرانی کتابیں فروخت ہوتی ہیں

ہمارے ہاں

معاملہ صاف ہے جو مانگتے ہیں وہی لیتے ہیں خدا ایک اور بات ایک

ہمارا پتہ

غلام نظام الدین تاجر کتب چاندنی چوک دہلی